© rasailojaraid.com

شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

بیٹی غریبِ شہر کی فاقوں سے مرگئی

جاتے ہوئے وہ پیر سے کیا ہاتھ کر گئی
نذرانے سب سمیٹ کے وہ اپنے گھر گئی

لکھے تھے مرزا جی نے جو اشعار بے شمار
بکری ہمارے یار کے شہ پارے چر گئی

''میں نے تو یونہی راکھ میں پھیری تھیں انگلیاں''
دیکھا جو غور سے تو بنا شہر در گئی

خاوند امیر شہر تھا جو سر کے بل گیا
بیوی غریبِ شہر تھی جو جل کے مر گئی

''اتنی ذرا سی بات میں جاتا رہا عتاب''
''مرشد'' کا ہاتھ لگنے سے محبوبہ تر گئی

''تہذیبِ نو کے منہ پہ تو تھپڑ رسید کر''
جو میڈیا کے نام سے برباد کر گئی

گندم امیرِ شہر کی ہوتی رہی خراب
بیٹی غریبِ شہر کی فاقوں سے مر گئی

© rasailojaraid.com